سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

پروفیسر محمد اسمٰعیل صاحب ایم اے
پادری غلام مسیح صاحب (ایڈیٹران)
نیکلوڈ روڈ - لاہور
پادری ڈبلیو۔ جے کلارک صاحب
ایم۔ اے (ایمپرس روڈ۔ لاہور) مینیجر

نور افشان

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر
بنام مینیجر صاحب ہونا چاہیے
مضامین و اشتہارات وغیرہ
برای اندراج بنام ایڈیٹرز
ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۵۳	ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ ۱۵ مئی سنہ ۱۹۲۵ء	نمبر ۲۰

غزل

جناب نصیر کے قلم سے

سرِ بلند خراماں جو وہ خوش خرام ہوتا — کہیں فتنہ سر اٹھاتا کہیں قتلِ عام ہوتا
نہ وہاں بھی چین ملتا غمِ دورِ آسماں سے — تری محفلوں میں ساقی جو نہ دورِ جام ہوتا
ترا رخ نہ گر چمکتا تری زلف اگر نہ کھلتی — نہ نمودِ صبح ہوتی نہ وجودِ شام ہوتا
دلِ غزنوی نہ ہوتا جو فدائی حسن و سیرت — وہ غلامِ بینوا کا نہ کبھی غلام ہوتا
دمِ عیش اہلِ دنیا ہے ہم جلیس ہر دم — نہیں وقت بد میں لیکن کوئی ہمکلام ہوتا
تجھے اے بشر نہ کہتے اگر اشرفِ خلائق — تو فرشتگاں سے بالا نہ ترا مقام ہوتا

شبِ وصل ختم باتوں میں ہوئی نصیر لیکن
مری داستانِ غم کا نہیں اختتام ہوتا

ڈپٹی کمشنر شیخوپورہ ینگسن آباد اور مارٹن پور میں

چک نمبر ۱۳۰ ینگسن آباد و مارٹن پور ضلع شیخوپورہ پنجاب میں یکم مئی ۱۹۲۵ء کو خبر پہنچی کہ ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع شیخوپورہ بروز اتوار ۳-۵-۲۵ کو صبح ۸ بجے شیخوپورہ سے بذریعہ موٹر کار صرف دو گھنٹے کے لئے خاص طور پر مسیحی بستی کا معائنہ کرنے آویں گے۔

یہ خبر بجلی کی طرح گاؤں میں پھیل گئی۔ اور ہر ایک مرد و زن کو نمبرداران مسٹر ٹھاکر داس شرف چوہدری سندر داس، بابو صادق فضل دین اور شگفتہ داس نے اطلاع دی کہ وہ ۳-۵-۲۵ کو اجلے کپڑے پہن کر خوش آمدید کہنے کے لئے تیار ہیں۔ حسن اتفاق سے خاکسار بھی ینگسن آباد موجود تھا جو کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے قلمبند کرتا ہے۔ ینگسن آباد جہاں سکاچ مشن کام کرتی ہے وہاں کے مسیحیوں نے سڑک کو صاف کروایا۔ مکانات حسب توفیق سجائے گئے۔ گاؤں کے باہر شارع عام پر پُل کے نزدیک خوش آمدید انگریزی زبان میں ولکم کا لال کپڑے پر ایک خوبصورت دروازہ بنا کر لٹکایا گیا۔ اور گرجا گھر کے دروازوں کو بندرواروں سے سجایا گیا۔ سڑک سے لیکر گرجہ کے دروازے تک ارد گرد دو طرفہ رنگ برنگی جھنڈیاں لگائی گئیں۔ اور گرجہ گھر کے دروازہ پر (جو عزت کے لائق ہیں انکی عزت کرو) حروف کپڑے پر کاغذ سے کاٹ کر لگائے گئے۔ جو کہ بر موقع موزوں معلوم ہوتے تھے۔ یہ سب کارروائی مسٹر ٹھاکر داس شرف نمبردار ینگسن آباد کی محنت کا نتیجہ تھا۔ ٹھیک ۸½ بجے ڈپٹی کمشنر صاحب بڑی نہر کے کنارے کنارے شیخوپورہ سے پارسر آباد کے نزدیک پٹڑی پر پہنچے اور اپنی موٹر کار نہر کی پٹڑی پر چھوڑ کر مسٹر ٹھاکر داس کی ٹمٹم میں بیٹھ کر اُن کے ہمراہ ینگسن آباد پہنچے۔ وفادار مسیحیوں نے آپکی خوشی کا اظہار گروں سے کیا۔ جن کی آواز نے نیلے آسمان کے کان کھا لئے اور لوگوں نے مغربی تہذیب کو مد نظر رکھتے ہوئے ہپ ہپ ہرا سے خیر مقدم کیا۔ بعد ازاں تمام لوگ گرجے میں عبادت کے لئے چلے گئے۔ کیونکہ اتفاق سے وہی وقت

عبادت کا تھا۔ اور ڈپٹی کمشنر صاحب بہمراہ ان مسٹر ٹھاکر داس و سندر داس صاحبان کے ہمراہ لڑکوں اور لڑکیوں کے سکولوں کو دیکھنے چلے گئے۔ (سکول کی حالت کو دیکھ کر آٹھ آٹھ آنسو بہانے پڑتے ہیں۔ اگر سکول کی بُری حالت کا مقابلہ سکاچ مشن ہاؤس کی خوبصورت عمارت سے کیا جاوے تو دلیر اور آزاد خیالات کے مسیحیوں کو فوراً یہی کہنا پڑتا ہو کہ اگر مشن مذکورہ اپنا وہ سرمایہ جو کہ اُس نے مشن ہاؤس کی تعمیر پر لگایا ہے۔ سکول کی عمارت پر لگایا جاتا تو کیا ہی اچھا ہوتا) خیر سکول کی علامات کو دیکھ کر ڈپٹی کمشنر صاحب نے اظہار افسوس کیا اور مالی امداد دینے کا وعدہ فرمایا۔ بعد ازاں آپ نے خواہش ظاہر کی کہ آپ عبادت میں شریک ہونا چاہتے ہیں۔ اس پر مسٹر ٹھاکر داس بصد خوشی آپ کو گرجے میں لے آئے۔ گرجہ کھچا کھچ مسیحی مرد و زن سے بھرا پڑا تھا اور لوگ باتمیز معلوم دیتے تھے۔ پادری حاکم رائے صاحب پاسٹر انچارج نے عبادت کرائی۔ اور مسٹر جویل رام داس اور مسٹر ٹھاکر داس صاحبان نے بھی کچھ حصہ لیا۔ پادری صاحب حاکم رائے نے پُر اثر اور موزوں وعظ کیا۔ بعد عبادت و کلمات برکت کے ینگسن آباد کی طرف سے حاضرین کے سامنے مسٹر ٹھاکر داس نے ڈپٹی کمشنر صاحب کی تشریف آوری کے لئے شکریہ ادا کیا۔ اور گاؤں کے مطالبات مختصر طور پر ڈپٹی کمشنر صاحب کے گوش گذار کئے۔ جنکو آپ نے سنجیدگی سے سُنا اور قبول کیا اور امداد کا وعدہ بجا طور پر فرمایا۔ مطالبات کا لب لباب سابق فوجی سپاہیوں کے لئے امداد تعلیم نسواں کے لئے روپیہ کی منظوری تھا۔ اور صاحب موصوف پر فخریہ ظاہر کیا گیا کہ جو دیگر مذاہب کے لوگ مسیحیوں کو گری ہوئی اقوام کے نام سے پکارتے ہیں۔ انکو ہمارے مسیحی بھائیوں نے کاشتکار بن کر ثابت کر دیا ہے کہ وہ کسی حالت میں بھی دیگر مذاہب کے لوگوں سے کم نہیں ہیں۔ دیگر ہر دو چکوں میں کتنے گریجویٹ سند یافتہ اُستاد اور اُستانیاں موجود ہیں اور پکے محنت کش زمیندار موجود ہیں۔ اور ارد گرد کے دیگر چکوں کے لوگوں سے آبادی کے لحاظ سے تعلیمی اور شستہ اطواری کے نقطۂ خیال سے کس قدر آگے بڑھے ہوئے ہیں اور یہ صرف مسیحیت کی سچی شان کا نتیجہ ہے۔ اس کے بعد پادری حاکم رائے صاحب نے جماعت کو کہا کہ وے سب کھڑے ہو کر بادشاہ سلامت کی سلامتی اور عروج و اقبال کے لئے خاص گیت گاویں۔ تمام لوگ کھڑے ہو گئے اور ڈپٹی کمشنر صاحب نے بھی کھڑے ہو کر اس گیت کو گایا۔ بعد ازاں آپ مسٹر ٹھاکر داس کی ٹمٹم میں سوار ہو کر مارٹن پور کی طرف چلے۔ جو کہ ینگسن آباد سے نصف میل کے فاصلہ پر ہے۔ مارٹن پور کے تمام لوگ عبادت کے لئے گرجے میں موجود تھے۔ تاہم چند اصحاب خیر مقدم کے لئے گاؤں کے باہر انتظار کر رہے تھے۔ یہاں بھی گوٹے پٹے اور گھوڑے سے چکے اور ڈپٹی کمشنر صاحب اس جگہ بھی ینگسن آباد کی طرح عبادت میں شریک ہوئے۔ پادری جلال الدین صاحب بی۔اے ہیڈ ماسٹر مڈل سکول مارٹن پور عبادت کرا رہے تھے عبادت کے ختم ہونے کے بعد ماسٹر جلال الدین صاحب نے مسٹر ٹھاکر داس سے درخواست کی کہ وہ مارٹن پور کے مسیحیوں کی طرف سے ڈپٹی کمشنر صاحب کی آمد پر اظہار مسرت کریں اور مطالبات پیش کریں۔ مسٹر ٹھاکر داس نے ایسا ہی کیا۔ جنکو ڈپٹی کمشنر صاحب نے دوبارہ سنا۔ بعد ازاں آپ نے یو۔پی امریکن مشن کے مڈل سکول کی عمارت کا معائنہ کیا اور بعد معائنہ مسٹر ٹھاکر داس کے ہمراہ ٹمٹم میں بیٹھکر نہر پر پہنچے۔ جہاں آپ کی موٹر کھڑی ہوئی تھی۔ آپ سفید پوش و دیگر چیدہ چیدہ اصحاب کا رخصتی سلام قبول کرتے ہوئے سیدھے شیخوپورہ کو تشریف لے گئے۔

کیسی خوشی کا مقام ہے کہ ایک ضلع کے بالا افسر نے اپنی خواہش ظاہر کی کہ وہ بخوشی بروز اتوار تعطیل کے دن مسیحی دیہاتیوں کی بستیوں کا معائنہ کرینگے۔ دیگر آپ نے اپنے عہدے کی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے اور عمدہ نیک خیالات کے مطابق مقبول رعیت ہوں اور خدا کا شکر ہے کہ آپ کی ہر دلعزیزی کی گواہی ضلع کے بچہ بچہ کی زبان سے دی جاتی ہے۔ دیگر آپ نے ایسا کرنے سے دوسرے اضلاع کے بالا افسران کے لئے ایک مثال قائم کر دی ہے اور غریب مسیحیوں کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ ضلع شیخوپورہ میں ینگسن آباد و مارٹن پور کے مسیحیوں کے لئے ڈپٹی کمشنر صاحب کی خاص آمد باعث فخر ہے۔ خاکسار گاؤں والوں کی طرف سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ آپ نے غریب مسیحیوں کو ہرگز نظرانداز نہیں کیا۔ کاشکہ دیگر افسران بھی اسی طرح مسیحی قوم پر نظر شفقت رکھیں۔ خاکسار چند یوم سے یہاں مقیم تھا۔ جیسے لوگوں سے سُنا اور خود دیکھا ویسا عرض کیا گیا ہے۔ ڈپٹی کمشنر صاحب غیر معمولی طور پر ہر دلعزیز ہیں۔ خدا آپ کو خوش رکھے۔

راقم۔ جوزف مائیکل نور احمد
ایڈیٹر رسالہ بچہ۔ لاہور

زندگی

ایک ہفتہ وار اخبار کی صورت میں جاری کیا گیا ہے۔ جو انشاءاللہ وسط ماہ اپریل ۱۹۲۵ء سے ہر سینیچر کو دارالسلطنت دہلی سے شائع ہو چکا ہو

(دیکھو صفحہ ۱۱)

نور افشاں

مطبوعہ ۱۵ مئی ۱۹۲۵ء

حل الاشکال

گذشتہ سے پیوستہ

یسوع مسیح کے ظہورات انجیل میں حسب ذیل مذکور ہیں۔

اول۔ وہ ظہورات جو ہفتہ کے پہلے روز ہوئے۔ (۱) یسوع مسیح مریم مگدلینی پر ظاہر ہوا۔ یوحنا ۲۰: ۱۱-۱۸ و مرقس ۱۶: ۹-۱۱ دیگر مستورات پر جو قبر پر گئی تھیں آپ کا ظہور ہوا متی ۲۸: ۹ (۳) پطرس پر ظہور ہوا لوقا ۲۴: ۳۴ و ۱ قرنت ۱۵: ۵ (۴) اماؤس جانے والے شاگردوں پر ظہور ہوا۔ لوقا ۲۴: ۱۳-۳۵ مرقس ۱۶: ۱۲ (۵) بغیر تھوما باقی شاگردوں پر ظہور ہوا یوحنا ۲۰: ۱۹-۲۴۔ یہ پانچ ظہور ہفتہ کے پہلے روز ہوئے تھے۔ جو بعد کو ہوئے اُن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۶) تھوما سمیت شاگردوں پر ظہور ہوا یوحنا ۲۰: ۲۵-۲۹ مرقس ۱۶: ۱۴-۱۸ (۷) جھیل گلیل کے کنارے سات شاگردوں نے آپ کو دیکھا۔ یوحنا ۲۱: ۱-۴۔ (۸) پانچسو شاگردوں نے آپ کو دیکھا۔ متی ۲۸: ۱۶-۲۰ ۱ قرنت ۱۵: ۶ (۹) یعقوب نے آپ کو دیکھا ۱ قرنت ۱۵: ۷ (۱۰) یروشلم میں شاگردوں نے آپ کو دیکھا اعمال ۱: ۳-۵ و ۱ قرنت ۱۵: ۷ (۱۱) بیت عنیا کے قریب صعود کے وقت شاگردوں نے آپ کو دیکھا۔ اعمال ۱: ۶-۱۱ مرقس ۱۶: ۱۹ و لوقا ۲۴: ۵۰-۵۱ (۱۲) پولس رسول نے آپ کو دیکھا۔ اعمال ۹: ۱-۹۔ انجیل مقدس میں زیادہ سے زیادہ یہی ظہور مذکور ہوئے ہیں۔ مکاشفہ کی رؤیتیں اس شمار سے باہر ہیں۔

انجیل کے مقامات مذکورہ میں یسوع مسیح کی بابت خاص باتیں جو آپ کے ظہورات سے ظاہر ہیں اور سوچنے کے لائق ہیں وہ حسب ذیل ہیں:-

(۱) کہ جن لوگوں پر یسوع مسیح کا ظہور ہوا ایک کے سوا وہ سب یسوع کے شاگرد تھے (۲) جن لوگوں پر یسوع مسیح کا ظہور ہوا وہ سب کے سب تندرست اور صاحب عقل و فکر تھے۔ ان میں کوئی دیوانہ نہ تھا (۳) جن لوگوں پر یسوع مسیح کا ظہور ہوا وہ یسوع مسیح کی صلیبی موت کی شکست سے اور یہودیوں کے غلبہ سے سخت خائف اور لرزاں تھے۔ چھپ چھپ کر اوقات بسری کرتے تھے۔ وعظ و نصیحت چھوڑ کر اپنا مچھلی پکڑنے کا کام شروع کر چکے تھے۔ تو بھی ایک جگہ غالباً دعا کے لئے فراہم ہوا کرتے تھے۔ ہیکل میں بھی جا کر عبادت کیا کرتے تھے (۴) یسوع مسیح اپنے ظہور کے وقت ایسا جسم رکھتا تھا جو طبعی و قدرتی جسم نہ تھا۔ گو اس کے ہاتھ پاؤں کے اور پہلو کے زخم بر وقت ظہور نظر آسکتے تھے تو بھی آپ کا جسم طبعی نہ تھا (۵) بر وقت ظہور آپ جس جسم میں شاگردوں پر ظاہر ہوتے رہے وہ جسم اُن قیود و حدود سے آزاد تھا جو طبعی و قدرتی جسم کو لازم ہیں۔ وہ اُن حوائج و ضروریات سے مستغنی تھا جو طبعی و قدرتی جسم کو ملزوم ہیں (۶) وہ بند دروازوں کے مکان میں ظاہر ہو سکتا تھا پھر وہیں غائب ہو سکتا تھا۔ وہ کھلے میدانوں میں ظاہر ہو سکتا تھا پھر وہیں غائب ہو سکتا تھا۔ وہ ایک دم پہچانا نہ جاتا تھا۔ اگرچہ بعض وقت اُس نے شاگردوں کو یقین دلانے کے لئے اُن کے ساتھ کھانا کھا کر دکھایا پر وہ کھانے پینے کا محتاج ظاہر نہیں کیا گیا۔ وہ بعض دفعہ صبح کے وقت ظاہر ہوا۔ بعض دفعہ دوپہر کے وقت ظاہر ہوا۔ بعض دفعہ شام کے وقت ظاہر ہوا۔ بعض دفعہ معمولی صورت میں ظاہر ہوا بعض دفعہ بالکل غیر معمولی صورت میں ظاہر ہوا جیسے پولس پر۔ بعض دفعہ ایک ایک کو نظر آیا۔ بعض دفعہ دو دو پر ظاہر ہوا۔ بعض دفعہ دس افراد پر ظاہر ہوا۔ بعض دفعہ گیارہ پر ظاہر ہوا بعض دفعہ سات نفوس نے اُسے دیکھا۔ بعض دفعہ پانچسو نے اُس کا دیدار کیا۔ (۷) اُس نے بر وقت ظہور شاگردوں سے کلام کیا۔ اپنے زندہ ہونے پر گواہی دی اور شاگردوں کی بے اعتقادی پر ملامت کی۔ اُن کو تسلی دی اور تمام دنیا میں منادی کرنے کے متعلق حکم احکام دیئے۔ روح القدس کے انعام کے وعدے کئے۔ اس انعام کے حصول تک اُنہیں یروشلم میں ٹھہرنے کی تاکید فرمائی لیکن یہ تمام باتیں اُس نے اس لئے کہیں کہ اُس کے شاگرد اُس کے مردوں میں سے زندہ ہونے کا یقین کریں (۸) وہ اُن کے درمیان آخری دفعہ ظاہر ہو کر ضرور آسمان پر اُٹھایا گیا اور آسمانی فضا میں غائب ہو گیا (۹) مندرجہ صدر حالات اسبات کے شاہد ہیں کہ انجیل میں یسوع مسیح کے زیر نظر جملہ ظہورات اُس کے شاگردوں کی رؤیتیں ہیں۔ مکاشفے ہیں جو انہوں نے یسوع مسیح کے وقتاً فوقتاً دیکھے۔ اُنہوں نے ہرگز یسوع مسیح کو اس جسم میں نہیں دیکھا۔ جو مصلوب ہونے کے بعد یوسف ارمتیہ کی قبر میں دفن کیا گیا تھا۔ تو بھی اسی جسم کے عین مشابہ جسم میں دیکھا۔ جیسا کہ کسی شخص کو خواب و رویا میں اُس کے جسم میں دیکھا جاتا ہے۔ ٭

مرادِ یوحنا ۱ لوگاس

کچھ عرصہ گذرا کہ ڈاکٹر مولوی حشمت اللہ صاحب حشمت نے "لوگاس" پر ایک مضمون سپردِ قلم کر کے نور افشاں میں شائع کرایا تھا۔ جس نے ہمارے دوست پروفیسر محمد یوسف خاں کی طبیعت پر ایک خاص اثر پیدا کیا تھا۔ آپ نے "لوگاس" پر مضمون ہذا التحریر فرمایا تاکہ ڈاکٹر حشمت اللہ کے مضمون کی تمہید ہو۔ یہ تمہید ہی مضمون طویل ہونے کی وجہ سے دو اشاعتوں میں ختم ہوگا۔ نصف حصہ نمبر ہذا میں نذرِ ناظرین ہے۔ اس مضمون کی بابت ہم اس قدر گذارش کر سکتے ہیں کہ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کے مضمون پر صرف پروفیسر محمد یوسف خاں ہی تمہید لکھ سکتے تھے اور خوب لکھی۔ خدا کرے کہ آپ اور کچھ بھی اضافہ فرمائیں۔ ایڈیٹر

یونانی لفظ "لوگاس" کا کسی دوسری زبان میں صحیح ترجمہ نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ "گوئٹے" نے جب انجیل یوحنا کے پہلے فقرے کا ترجمہ جرمنی میں کیا تو کوئی لفظ ایسا نہ ملا جو لوگاس کے مفہوم حقیقی کا حامل ہو سکے۔ یہی وجہ ہے کہ لاطینی کلیسیا نے بھی مدتوں عقل ودماغ خرچ کیا کہ لوگاس کا مرادف ملجائے مگر نہ Verbum سے مطلب برآری ہوئی نہ Sermo سے کام نکلا نہ ریٹیو سے وہ غرض پوری ہوئی۔ اور جیسا ہم جانتے ہیں لاطینی کلیسیا نے Verbum یعنی word یا کلمہ جو ان تینوں الفاظ میں بہترین لفظ ہے اختیار کیا ◆

انجیل میں یہ لفظ مختلف صورتوں میں استعمال ہُوا ہے۔ متی ۱۸: ۲۳ یعنی حساب کتاب۔ نیز

۸- یسوع مسیح کے شاگردوں پر یسوع مسیح کے ظہورات کا اثر بلاشک قدرتی طور سے ایسا ہی ہُوا جیسا کہ اُس کے طبعی وقدرتی جسم کے زندہ ہونے سے ہونا چاہئے تھا جسے بعد صلیب قبر میں دفن کیا گیا تھا۔ یہ حقیقت اعمال کی کتاب اور نئے عہد کی باقی کتابوں سے اور تاریخ سے ثابت ہو سکتی ہے پس رسولوں کا یسوع مسیح کی قیامت کی منادی کرنا بالکل اُن کے علم وتجربہ کے عین موافق تھا۔ جس کی صداقت اِس بات سے بھی ہوتی تھی کہ مسیحیت کے دشمن یسوع مسیح کی لاش کے محافظ ہو کر اس کی لاش کا پتہ نشان دینے سے عاجز تھے۔ پس مسیحی تو فقط یسوع مسیح کے طبعی جسم کے تیسرے روز زندہ ہونے کی منادی کرتے ہیں۔ جو اُس کے شاگردوں کو رویتوں میں دکھائی دیا تھا اور جس جسم میں یسوع مسیح رویتوں میں نظر آیا تھا وہ جسم عین وہی تھا جو قبر میں دفن کیا گیا تھا۔ غرضیکہ یسوع مسیح کی رویتوں نے شاگردوں پر وہ تمام پیشینگوئیاں پوری کر کے دکھا دیں جو اُس نے اپنی حیات میں اپنے مارے جانے اور دفن ہونے اور تیسرے دن زندہ ہونے کے متعلق کی تھیں۔ ان رویتوں کا یہ نتیجہ ہُوا کہ یسوع مسیح کے بے وفا ڈرپوک شاگرد شیر دل اور مسیحیت کی برہنہ تلوار بن گئے۔

۹- ایک اور بات سمجھنے کی باقی رہ گئی اور وہ یسوع مسیح کی دوسری آمد کا مسئلہ ہے۔ اس بات میں شبہ نہیں ہو سکتا کہ یسوع مسیح نے اپنی زمینی زندگی کے ایام میں اپنی دوسری آمد کا صفائی سے ذکر کیا تھا۔ مثلاً اس نے اپنا دوبارہ آنا اسی حیثیت میں ظاہر کیا جس حیثیت میں آپ اور آپ کے رسول زندہ تھے متی ۲۴: ۳۲-۳۴ مرقس ۱۳: ۲۸-۳۰ لوقا ۲۱: ۲۹-۳۲- ان مقامات کو مدِ نظر رکھ کر جب یسوع مسیح کے اس کلام کو دیکھا جاتا ہے جو آپ نے ظہورات کے وقت اپنے شاگردوں سے کیا تھا تو معلوم ہوتا ہے کہ یسوع مسیح کی دوسری آمد سے ایک مراد اُس کا شاگردوں پر آپ کو مُردوں میں سے زندہ ثابت کرنا تھا۔ متی میں آیا ہے کہ

اور دیکھو میں دنیا کے آخر تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں ۲۸: ۲۰ مرقس ۱۶: ۲۰ اور اعمال کی کتاب ۱: ۱۱ سے معلوم ہوتا ہے کہ جس یسوع مسیح کے شاگردوں نے ظہور دیکھے اور جو رویا کی حالت میں اُن کے دیکھتے ہوئے آسمان پر اُٹھایا گیا تھا۔ اُسی یسوع مسیح کے آنے کا پھر وعدہ ہُوا۔ جس سے یسوع مسیح کی دوسری آمد کی حقیقت بالکل صاف واضح . . . . . کردی گئی کہ یسوع مسیح کا دوبارہ آنا اُسی وقت سے شروع ہو گیا جب قبر میں مدفون ہونے کے بعد تیسرے دن سے اُس نے اپنے آپکو شاگردوں پر ظاہر کرنا شروع کر دیا۔ اُس کی دوسری آمد سے مراد اس کا اسی معانی میں آنا بھی آئی ہے۔ لیکن اس آمد کی ابتدا اور انتہا کے درمیان دنیا اور مسیحی کلیسیا میں واقعات کا نہایت وسیع سلسلہ بیان ہُوا ہے جو ہزار برس کے عرصہ میں ختم ہونیوالا ظاہر کیا گیا ہے۔ اُن واقعات کے وقوع کے ساتھ بھی آپ کی آمد کا گہرا رشتہ دکھایا گیا ہے۔ غرضیکہ انجیل مقدس جس یسوع مسیح کے دوبارہ آنے کا ذکر کرتی ہے وہ مصلوب مسیح کی اُس شخصیت کے دوبارہ آنے کا ذکر کرتی ہے جو اس کے شاگردوں پر اپنے دفن ہونے کے تیسرے دن بعد ظاہر ہوتا رہا۔ جو اپنے شاگردوں کے ساتھ آجتک رہا اور ہمیشہ تک رہیگا۔ انجیل مقدس اُس کے سوا کسی زمینی زندگی کے نبی یا مسیح کے آنیکا وعدہ نہیں دیتی۔ البتہ جھوٹے نبیوں اور مسیحائی کے جھوٹے دعویداروں کے آنیکی ضرور خبر دیتی ہے۔ متی ۲۴: ۵ و ۱۱ و ۲۴ مرقس ۱۳: ۵-۶ و ۲۱-۲۲-

۱۴: ۱۲ و اعمال ۲۰: ۲۴ بعض موقعوں پر مثلاً
اعمال ۱: ۲۹ "وجہ، سبب" یوحنا نے ۷ بار اپنے
خصوصی معانی میں استعمال کیا ہے۔ انجیل ۱: ۱ و ۱: ۱۴
ایضاً ۱: ۱ مکاشفہ ۱۹: ۱۳ وغیرہ۔ قبل اس کے کہ ہم
یوحنا کے لوگاس کا مفہوم پیش کریں یا بیبل آیت کا
مطلب بیان کریں۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس
لفظ کی تاریخ سے ناظرین کو آگاہ کریں۔

فلسفہ یونان اور الٰہیات یہودان اسکندریہ دونوں
میں یہ لفظ موجود ہے۔ مگر فلسفہ میں لوگاس سے
مراد عقل فعال ہے۔ جو نظام عالم میں جاری و
ساری ہے اور مترجمین سپٹواجنٹ نے عبرانی
لفظ میمرا memra سے
لوگاس کا مفہوم ادا کیا ہے۔ اس کے بعد مسیحی فضلا
نے اقنوم ثانی کا مفہوم اس لفظ سے مراد لیا ہے۔ پہلے
فلسفہ یونان کو لیجئے۔

(۱) اس لفظ کا استعمال سب سے پہلے
ہرقلیطوس Heracleitus باشندہ
Ephesus (۵۳۵-۴۷۵ ق م) نے
کیا اور جیسا مسٹر الیف۔ ایم کارن فورڈ نے اپنی
تالیف من المذہب الی الفلسفہ میں دکھلایا ہے
ہرقلیطوس نے اس لفظ کا استعمال صوفیانہ ردعمل
mystical reaction کے اظہار کے
لئے کیا ہے۔ ہرقلیطوس کا مذہب یہ ہے کہ یہ عالم شہود
ایک نظام عقلی و اخلاقی Symbolic System
ہے۔ جو حقائق موجودات کا مظہر تام نہیں بلکہ مظہر
جزوی ہے۔ حقائق موجودات یعنی موجودات کی
اصل حقیقت الٰہی عقل ہے۔ جو اس عالم کے واسطے
بمنزلہ روح الٰہی ہے۔ جس کی حیات کا ثبوت تنوعات
و تغیرات عالم میں ملتا ہے۔ غیر متناہی دور عالم
جس میں ہر لحظہ و ہر آن ایک تبدیلی یا تغیر رونما ہے۔
اس کی حیات پر دلیل ہے۔

تمام عالم میں ایک ہی لوگاس جاری و ساری
ہے جو اپنی ذات میں فرد homogeneous
ہے۔ اگر ہم اس عقل کل کا ادراک کرنا چاہیں تو
ہمیں اپنے نفس میں غور کرنا چاہئے۔ کیونکہ الٰہی
مرضی یہ ہے کہ ہر شخص اپنی ذات میں غور و
مشاہدہ کرے اور عرفان میں ترقی حاصل کرے
یہ عقل الٰہی نیچر ہے۔ اسی کو ہم خدا، عقل فعال،
فطرۃ، نظام عالم، نفس کل، لوگاس قانون ایزدی
وغیرہ وغیرہ مختلف ناموں سے پکارتے ہیں انسانی
زندگی کا نظام اس عقل کل سے وابستہ ہے اور یہ
عقل کل تمام موجودات کے لئے کافی و وافی ہے۔
یہ لوگاس، اس عالم کی عقل طبعی common reason
ہے اور قدیم ہے۔ لوگاس ہی کی بدولت نظام دعلوکا
قائم اور منضبط ہے۔ اور یہ لوگاس وہ توازن اور
توافق harmony ہے جو اختلافات
و تنوعات مادی انتظامی کی تہ میں پوشیدہ ہے۔

ہرقلیطوس کے اقوال سے ثابت ہوتا ہے کہ
وہ خدائے متقدم و فائق الوجود Transcendent God
کا قائل نہ تھا۔ اس کے مذہب میں عالم شہود
مظہر ذات باری ہے۔ اور اس کے علاوہ خدا کا
کوئی وجود مستقل بالذات متصور نہیں ہو سکتا۔
موجودات سے علیحدہ خدا کوئی شے نہیں۔ دوسرے
لفظوں میں ہرقلیطوس ہمہ اوستی ہے۔ اس کے
مذہب میں وحدۃ الوجود اور تصوف دونوں کا رنگ
جھلکتا ہے۔ ہرقلیطوس کے بعد دوسرا فلاسفر
انگزاگورس Anaxagoras
گذرا ہے۔

اس کے فلسفہ میں لوگاس یا ناؤس
(νοῦς) خدائے واجب الوجود اور عالم کون
و مکان کے مابین، بمنزلہ واسطہ intermediate ہے۔ انگزاگورس
بجائے لوگاس ناؤس کا استعمال کرتا تھا جس کے
معنی لوگاس سے ملتے جلتے ہیں۔ یہ ناؤس، عالم
موجودات کی اصل منتظم یعنی Regulating
principle اور عقل
الٰہی ہے۔

افلاطون کے فلسفہ میں ہمارے نفس مضمون
سے متعلق بہت کم مواد ملتا ہے۔ اگر اس کے فلسفہ
میں لوگاس کے تصور کو ایک امتیاز خصوصی حاصل
ہونا چاہئے۔ وہ اپنی شہرہ آفاق تصنیف
Timaeus میں کہتا ہے، کہ دنیا عقل
اور ضرورت کے اتحاد سے پیدا ہوئی ہے۔ یہ عالم
متنفس نفیس۔ ایک وجود ذو الحیوۃ ہے اور صاحب
عقل و ادراک ہے۔ اور خدا کا اکلوتا بیٹا ہے۔
اور واجب تعالیٰ کا عکس یا پرتو
εικων του θεου ہے۔

فلسفہ اسطوانہ stoicism کے
ماتحت ہرقلیطوس کے خیالات کی مزید نشوونما ہوئی
مثل ہرقلیطوس کے فلاسفہ رواقی Stoics
بھی نار کو اصل موجودات یقین کرتے تھے۔
primordial substance
چونکہ نار میں طبعاً قابلیت صدور و ظہور
productive activity
موجود ہے۔ اس لئے عنصر نار باعتبار ذات
λογος σπερματικος یعنی عقل
مصدر ہے اور تمام مظاہر فطرۃ میں جاری و
ساری ہے اور ہر شخص میں علی قدر مراتب اس
کا جلوہ موجود ہے۔ اہل علم سے یہ بات پوشیدہ
نہیں کہ سر آمد متکلمین مسیحیت یعنی حضرت جسٹن شہید
Justin Martyr نے اس خیال کو

اپنے فلسفہ وکلام میں نمایاں جگہ دی ہے (میں نے جسٹن کی زندگی اور اُس کے مذہب پر ایک اجمالی تبصرہ لکھا ہے جو لاہور کے رسالہ قاصد میں ماہ اپریل میں شائع ہوا ہے)

چنانچہ جسٹن فرماتا ہے۔ ہر شخص میں الٰہی عقل کا جلوہ موجود ہے۔ کسی میں کم کسی میں زیادہ (واضح ہو حکماء اسلام نے بھی اس قابلیت فطری کو اپنے انداز پر بیان کیا ہے۔ جو منجانب باری تعٰ ہر شخص میں ودیعت ہے۔ جب اس عقل الٰہی کا جلوہ کسی انسان میں بدرجۂ اتم پایا جاوے تو اُسے سرسید مرحوم ملکۂ نبوۃ سے تعبیر کرتے ہیں اور حضرت شاہ ولی اللہ نے بھی تفہیمات الٰہیہ میں باب نبوۃ کے ماتحت اس پر بحث کی ہے۔ اسی طرح دیگر حکمائے اسلام مثلاً غزالی اس طرف گئے ہیں۔)

اور یہ جلوہ بہ تمام وکمال یعنی یہ لوگاس مسیح میں مجسم ہوا ہے۔ چنانچہ جسٹن کا فتوےٰ ہے کہ ہرقلیطوس اور سقراط وغیرہم جو لوگاس کے قائل ہوئے ہیں۔ ضرور اپنے زمانہ میں مسیحی گذرے ہیں اور اُن کی نجات بھی ہوگی۔

فلاسفہ اسطوانہ جب عقل مصدر کو قوۃ کے معنی میں استعمال کرتے ہیں تو اُس سے خدا تعالےٰ مراد لیتے ہیں جو اس عالم کی اصل اور روح رواں ہے اور اس کا انتظام ایک مقصد اعلےٰ کے ماتحت کر رہا ہے۔ یہ قوۃ تمام مخلوقات میں مساوی الدرجہ نہیں ہے۔ صرف حیوانات ناطق یعنی جنس انسان ہی میں اس کے آثار پائے جاتے ہیں اور اس حد تک کہ ہم انسان کو خدا کا مصدر کہہ سکیں۔

یہ فلاسفہ عقل مصدر میں امتیازات تسلیم کرتے تھے ایک λόγος ἐνδιάθετος یعنی عقل مستتر موجود بالقوہ۔ دوسرا (λόγος προφορικός) یعنی عقل مظہر یا موجود بالفعل۔ خدا کا ارادہ اور اُس کی قدرت جب تک اُس کی ذات میں مستور ہے وہ لوگاس انڈیا تھیٹاس ہے اور اس کا ارادہ جب کسی فعل میں ظاہر ہو تو وہ لوگاس پرو فاری کاس ہے۔ چنانچہ اس تقسیم کی وجہ سے لوگاس کے معنی کلام یا قول خصوصیت سے مستعمل ہونے لگے۔ اور یہ بات فاضلانِ یہود کے لئے بڑی مفید مطلب ہوئی۔ چنانچہ یہودی متکلمین نے لوگاس کا مفہوم توریت مقدس کے یہوواہ کے کلام پر چسپاں کر دیا۔ اہلِ اسطوانہ کے مذہب میں 'نطق' اور 'خیال' دونوں کا ایک ہی مصداق ہے۔ مگر باختلاف اعتبار وہی لوگاس جو فی الذہن خیال ہے فی الخارج نطق ہے۔ لوگاس مستتر اور لوگاس مظہر میں جو فرق حکیم فائیلو اور متکلمین متقدمین نصاریٰ نے کیا وہی فرق حکیم ارسطو نے (ὁ ἔξω λόγος) یعنے لوگاس فی الخارج اور (ὁ ἐν τῇ ψυχῇ) لوگاس فی الباطن کیا ہے۔

فلاسفہ رواقی کے مذہب سے مسیحی متکلمین نے بھی فائدہ اُٹھایا۔ فلاسفہ مذکور کا مذہب ہے کہ ایک ہی لوگاس تمام نفوس انسانی میں ساری ہے۔ پس بنی نوع آدم فیما بین اختلاط پذیر ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ فلسفہ رواقی کی رو سے یوں سمجھئے کہ مسیح لوگاس خدا تعالیٰ کا مظہر ہے اور سید برالاھو اور محرک اخلاق فاضلہ اور انسانوں کے لئے الطریق، الحق اور الحیاۃ ہے۔ اہلِ اسطوانہ کے نزدیک عالم بھی ذوالحیوۃ ہے۔ ([illegible]) اور واحد اور فرد ہے ([illegible]) اور لوگاس بھی واحد اور بسیط ہے [illegible] لوگاس کا دوسرا نام قضا و قدر (εἱμαρμένη) ہے۔

اس سوال کا جواب دینا بہت مشکل ہے کہ اہلِ اسطوانہ کے نزدیک خدا اور لوگاس میں کیا رشتہ تھا؟ E. Zeller کا خیال ہے کہ اہلِ اسطوانہ وحدۃ الوجود کی طرف مائل تھے اور ہمہ اوست کے قائل تھے Origen کا قول ہے کہ اہلِ اسطوانہ اور Neo Platonists وغیرہ اس عالم کو خدا کہتے تھے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اہلِ اسطوانہ خدا کا تصور محض برائے بیت درمیان میں لاتے ہیں مگر یہ اتہام بے جا ہے۔ یہ تو سچ ہے کہ لوگاس کی موجودگی میں خدا کی ضرورت بہت کم لاحق ہوتی ہے۔ مگر تو بھی یہ لوگ خدا کی طرف وہ صفات منسوب کرتے تھے جو لوگاس میں نہیں تھیں۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اہلِ اسطوانہ کا لوگاس خدا کا عین نہیں تھا۔ بلکہ اس کے علاوہ کوئی وجود تھا لیکن بوجہ اس کے کہ یہ لوگ لوگاس کو اس دنیا کا مدبر، منتظم، محرک اور خدا جانتے تھے۔ لہٰذا بڑی گرمجوشی کے ساتھ دعائیہ فقرات میں اس سے خطاب کیا کرتے تھے۔ مثلاً Cleanthes کی مشہور مناجات ہے

اے لوگاس! ہم تیرے بندے ہیں ہمیں لازم ہے کہ ہمیشہ تیرا گیت گادیں۔ تو تمام دنیا کا مالک ہے اور یہ عالم تیرے زیرنگیں ہے تو سب سے بڑا بادشاہ ہے۔" وغیرہ وغیرہ۔

اس دعا سے معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں کی تمام تر توجہ لوگاس ہی کی جانب مبذول رہتی تھی۔ اور یہ لوگ اُسی کو اپنا خالق ومالک وحاکم مانتے تھے۔ یہ بھی ملحوظ خاطر رہے کہ فلسفہ شاہین کی رو سے خدا واحب الوجود درحقیقت ایک عضو معطل ہے۔ کیونکہ اُن کا عقیدہ یہ ہے۔ الواحد لایصدر عنہ الا الواحد۔ واحد سے واحد ہی سرزد ہو سکتا ہے۔ اس سے زیادہ نہیں۔ پس واجب تعالیٰ عقل اول کو سرزد کر کے ہمیشہ کے واسطے معطل ہو گیا۔ اگر دوسرا فعل اُس سے سرزد ہو تو پھر وہ اُن کے خیال سے واحد محضہ نہیں باقی رہیگا۔ کثرت آ جاویگی جو وحدت کی منافی ہے۔ اس لئے خدا تو ہمیشہ کے واسطے معطل ہو گیا۔ جو کچھ کیا دھرا ہے وہ سب عشرہ عقول اور نہ افلاک کا ہے۔ لہذا اہل اسطوانہ بھی اس اثر سے باہر نہ رہ سکے۔ ان کے یہاں بھی یہی رنگ دکھائی پڑتا ہے۔ وہ کرتا دھرتا حضرت لوگاس ہی کو سمجھتے ہیں۔ پس اس قسم کی دعا کوئی عجیب بات نہیں ہے۔ غور طلب امر یہ ہے کہ لوگاس کے اس تصور نے اتنا فائدہ ضرور پہنچایا کہ لوگوں کی طبائع کو ایک خاص راستہ پر ڈال دیا اور ایک عالمگیر مذہب کے لئے راستہ تیار ہو گیا جس میں شامل ہو کر انسان الوہیت حقیقی کے زیادہ قریب ہو گیا۔ اور یہ قربت کسی فلاسفر کی سمجھ میں نہیں آئی تھی۔ (باقی)

سلیم شادانی

کلکتہ ۳ مئی۔ چار مسلم لڑکے جو باہم ملکر ایک ریوالور فروخت کر رہے تھے گرفتار کئے گئے۔ اس ہی شخص نے جن کے ہاتھ لڑکے مذکور ریوالور فروخت کر رہے تھے اُس کو گرفتار کر کے پولیس کے سپرد کر دیا۔

علاقہ بدوملہی کے سمر سکول کی مختصر کیفیت

۹ لغایت ۲۱ اپریل ۱۹۲۵ء

یہ علاقہ۔ علاقہ پسرور کا ایک حصہ تھا۔ پہلے پسرور کا ایک ہی علاقہ تھا۔ مگر علاقہ کی طولانی عرضانی وسعت کے لحاظ سے تقسیم دو حصوں میں ہوئی اور اُن کے پسرور شمالی وجنوبی قرار پائے۔ ان ناموں کو بہت دفعہ آپ نے پریسبٹری اور سنڈ کی رپورٹوں میں بھی پڑھا ہوگا۔ شمالی حصہ کے انچارج مشنری جناب پادری ای۔ ڈی کلیمنٹس صاحب ہیں ۱۹۲۲-۲۳ء میں جنوبی علاقہ کا سنٹر قصبہ بدوملہی ہوا۔ کیونکہ پادری ای۔ ڈی کلیمنٹس صاحب کی رہائشی کوٹھی یہاں تعمیر ہوئی۔ اس وجہ سے وہ علاقہ بدوملہی کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ ازیں وجہ میں نے سمر سکول علاقہ بدوملہی کہا۔ پہلے ہر دو علاقوں کا ایک جگہ سمر سکول ہوتا تھا۔ امسال یہ پہلا سمر سکول اس جگہ ہوا۔ یہ سمر سکول ۹ لغایت ۲۱ اپریل حسب معمول فراہم ہوا۔ علاقہ کے تمام پاسٹروں ومناد استادان جمع تھے۔ ان کے لئے رہائشی مکانات مشن احاطہ میں مشن کے تھے۔ اور احاطہ میں تمبو اور چھولداریاں بھی نصب تھیں۔ احاطہ کے وسیع صحن میں دعا بندگی کے لئے خاص انتظام کیا گیا تھا۔ پڑھائی کے لئے چار جماعتیں تھیں جو ہر روز مقررہ اوقات پر لگائی جاتی تھیں۔

جماعتوں میں تعلیم کا خاص بندوبست تھا بہنوں کی دو جماعتیں تھیں۔ ایک مس فائل صاحبہ اور دوسری مسز ای۔ ڈی کلیمنٹس صاحبہ کے زیر صدارت تھیں۔ بچوں کی جماعت مس بروفل صاحبہ کے ماتحت تھی اور بھائیوں کی جماعت بزرگ پادری ای ڈی کلیمنٹس صاحب کی زیر تعلیم تھی۔ کل جماعتوں میں کلام پاک کو نہایت خوبی سے سکھایا جاتا تھا اور مسز اقبال مسیح بیماروں کی خبر گیری اور دوادارو پر مامور تھیں۔ آپ کی مہربانی سے ہر روز بیمار بچوں اور مردوں۔ عورتوں کو دوائی ملتی تھی جس سے حاضرین کی صحت ایام سمر سکول اچھی رہی۔ اس لئے خدا کی تعریف ہو

مقررہ اصحاب کی خاطر جو دیگر علاقوں سے درس وتدریس اور وعظ ونصیحت کے واسطے مدعو تھے اُن کی رہائش اور خوراک کا خاص انتظام جناب پادری ای۔ ڈی کلیمنٹس صاحب کا تھا۔ ہر روز کلام اللہ میں سے مقدس یوحنا کی انجیل کی تلاوت ہوتی تھی۔ جس سے حاضرین روحانی خوراک سے خوب مسرور ہوتے تھے اور اپنی کشت قلب میں اس ستھرے اور لاریب بیج کو جو صاف اور تیار تھا بویا اور اپنے شب وروز کے پُرجوش اور متواتر مطالعہ سے خوب سینچے اور تر کرتے رہے جو بالیقین بے ثمر نہ رہیگا۔ بہنوں کے لئے بھائیوں کے ساتھ اور اُن سے الگ بھی تعلیم کا بندوبست تھا۔ اور ایک جگہ صبح وشام خاص لیکچر ہوتے تھے۔ پہلے ۱۱ اپریل لغایت ۱۶ اپریل جناب پادری ڈاکٹر گارڈون صاحب کے لیکچر ہوئے۔ لیکچر مندرجہ ذیل تھے۔

(۱) مسیح کی دوستی اور خیرخواہی

(۲) مسیح کی شخصیت اور کام

(۳) مسیح کا کیا کام تھا اور کیوں دنیا میں آیا

(۴) کیوں ضروری تھا کہ مسیح دُکھ اُٹھائے

(۵) ہمارے فرائض کیا ہیں۔

لیکچر کیا تھے ان کی گوناگوں تاثیرات سے عملِ

روحانی میں بہت ترقی اور فائدہ ہوا۔ اور انہوں نے روحانی جوش کو تازہ اور زندہ کر دیا۔ آپ نے بتایا کہ مسیح کی دوستی چند روزہ نہیں۔ بلکہ ہمیشہ کی دوستی ہے۔ وہ خودغرض دوستی نہیں۔ وہ صرف گیارہ شاگردوں مریم اور مارتھا۔ لعذر وغیرہ کے لئے نہیں۔ بلکہ ساری دنیا کے لئے ہے مسیح یہ چاہتا ہے کہ میری دوستی سے دنیا بچ جائے۔ اس نے دوستی کے عوض انہیں اپنی جان دیدی مسیح کی دوستی تسلی بخش دوستی تھی۔ سامعین اس مضمون اور دیگر مضمونوں سے نہایت متاثر و محظوظ ہوئے۔ آپ نے ان مضامین کی تفسیر نہایت خوبی سے کی۔

بعد ازاں بزرگ جناب پروفیسر صاحب سیمنری کالج گوجرانوالہ جن کے نام نامی اسم گرامی کو سنکر لوگ وجد کی حالت میں ہو جاتے ہیں۔ تشریف آور ہوئے۔ اور جناب ۱۶ اپریل لغایت ۲۰ اپریل تک قیام پذیر رہے۔ آپ کی موجودگی اور لکچروں سے حاضرین کو وہ فائدہ عظیم ہوا جو احاطہ تحریر سے باہر تھا۔ آپ کی آواز وقت گفتار نہایت سنجیدہ رہتی تھی۔ اور لوگوں کے دلوں پر اثر کرتی جاتی تھی۔ آپ کے لکچر یہ تھے۔ کہ اگر کوئی مسیح میں ہے تو وہ نیا مخلوق ہو اور مسیح کا صعود اور بیداری اور روح کی معموری اور فصل تو بہت ہے۔ مگر مزدور تھوڑے ہیں۔ ان مضامین کو آپ نے نہایت وضاحت اور تشریح سے بیان کیا اور ان سے بہت فائدہ ہوا۔ خاص کر نیا مخلوق ہونے سے مجھ کو اور دیگروں کو اس بات کا پتہ لگ گیا کہ ہم کس طرح سے نئے مخلوق ہو کر زندگی کو کثرت سے لے سکتے ہیں اور ان کے متعلق بہت نوٹ لئے۔ آپ کے مضامین نہایت مسرت خیز تھے۔ آپ نے فصل بہت ہے اور نیا مخلوق ہونے پر عجیب روحانی خیالات ظاہر کئے۔ آپ باوجودیکہ اس لیاقت کے عہدہ کو حاصل کئے ہوئے اپنے مسیحی بھائیوں کے گھر جاتے تھے اور ان سے ملاقات کرتے تھے۔ اور نہایت عمدہ کلام سے آپ نے عجیب خیالات سے ہمارے سوالوں کے جواب سمجھاتے رہے۔ کہاں تک آپ کا حسن اخلاق تحریر کروں۔ خامہ بھی انگشت بدنداں ہے۔ اس سمر سکول میں بھجن منڈلی کے خوش الحان اور خوش نوا گانے والوں نے جو ہر روز نئے نئے زبوروں کے راگ اعلےٰ درجہ کی دلخوش کن راگنیوں اور حمد باری کے ترانوں سے حاضرین کو مسرور کیا۔ وہ ہر روز پانی سے غسل کر کے تازہ ہو کر گانے بجاتے تھے۔ بروز بساکھی قصبہ رعیہ میں منڈلی نے بہت زور لگایا اور خدا کے کلام کا بیج بویا گیا۔

کھیل کا انتظام بہت اچھا تھا۔ وسیع احاطہ کے صحن میں والی بال کا رنٹ استادہ تھا کھیل بڑے اہتمام سے ہوتی تھی۔ میڈ میں اور ان میڈو کی میچیں ہوا کرتی تھیں۔ لوگ برکت الٰہی سے نہایت خوشحال تھے۔ آخری روز کی شام کو صاحب بہادر موصوف کی طرف سے بڑے اہتمام سے کھانا ایک جگہ بطور ٹی کوٹھی کی چھت کے کھلایا گیا اور پلاؤ کے خوب گلچھرے اڑائے گئے۔ انتظام خاص تھا۔ دعا۔ بندگی مستورات اور مردوں کے نہانے وغیرہ کے کام نہایت عمدگی سے کئے گئے۔ یہ صرف پادری صاحب موصوف کی اعلےٰ لیاقت اور قابلیت اور مہمان نوازی اور حسن انتظام کا نتیجہ تھا۔ غرضیکہ رہائش کا کل انتظام خاطرخواہ اور تسلی بخش تھا۔ ۲۱ اپریل کو سمر سکول برخاست ہوا اور سب نے خوشی خوشی سب کو وداع کیا۔ ہاں یاد آگیا۔ آخری رات ڈرامہ بھی ہوا۔ جو خاص دلچسپی اور اہمیت رکھتا تھا۔

احقر۔ اے۔ ڈی گھٹیالوی

کشت زعفران

گوہر درج عصمت شہزادی زیب النسا تخلص مخفی بنت شاہ عالمگیر اورنگ زیب بڑی نامور شاعرہ تھی۔ اورنگ زیب اس کو بہت عزیز رکھتا تھا۔

گرمیوں کا موسم تھا۔ ایک دن اورنگ زیب پائیں باغ میں تخت مرصع پر آرام کر رہا تھا اور شہزادی گھاس پر بیٹھی ہوئی شعرگوئی میں مشغول تھی۔ جب کوئی برجستہ شعر موزوں ہوتا تو بآواز بلند پڑھتی۔ بادشاہ نے اس کو دھمکایا اور کہا کہ خاموش بیٹھی رہو ہماری نیند میں خلل واقع ہوتا ہے۔ زیب النساء خاموش ہو کر دبک گئی۔

چند لمحہ کے بعد درخت کی شاخ پر ایک بلبل بولا مخفی نے فی البدیہہ یہ شعر پڑھا ؎

اے عندلیب ناداں دم درگلو گرہ گیر
نازک مزاج شاہاں تاب سخن ندارد

عالمگیر ہنس پڑا اور بخوشی تمام اس کو شعرگوئی کی اجازت دی۔ نصیر از کرنال۔

مخزن مسیحی پادری ایس - ایم پال صاحب کے حوالے

ہمعصر مخزن مسیحی کے گذشتہ نمبر کو پڑھ کر ہمیں ایک طرف کمال افسوس ہوا کہ بعض وجوہات کی بنا پر پادری پی بی رائے صاحب کو مخزن مسیحی کی منیجری اور ایڈیٹری سے مستعفی ہونا پڑا۔ دوسری طرف ہمیں اس بات سے مسرت ہوئی کہ مخزن مسیحی پادری ایس۔ ایم پال صاحب کے زبردست ہاتھوں میں دیا گیا ہے جس کے لئے ہم پادری ایس۔ ایم۔ پال صاحب فتحگڈھ یو۔ پی کو مبارکباد کہتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی امید کرتے ہیں کہ آپ اپنی خداداد لیاقت سے مخزن مسیحی کو فردوس۔ اسم با مسمٰی پرچہ بنا دکھائینگے آپ جو تحریر کے کام کو رخصت کئے بیٹھے تھے۔ اب مخزن مسیحی کے ساتھ اپنا دل بہلاتے رہینگے۔ افسوس کہ مخزن کا رومنی لباس کسی حد تک کئی کی پریشانی کا سبب رہیگا۔ جس کا علاج محال ہے

ریلوے سٹرائک

عجب زمانہ ہے کہ آجکل کوئی آقا اپنے نوکر کو قصور کرتا دیکھے تو اُس کی سرزنش نہیں کر سکتا راولپنڈی میں ایک فرد ریلوے کارخانہ کے کام کرنے کے اوقات میں ریلوے یونین کے لئے چندہ کرتا ہوا پکڑا گیا۔ افسر نے فرد کو ملامت کی۔ اس پر وہ بگڑا۔ با راولپنڈی کے ریلوے کارخانہ کا تمام عملہ بگڑا۔ این ڈبلیو ریلوے پر وبا کی طرح سٹرائک پھیل گیا۔ آجتک ریلوے افسروں نے نہایت خوبی سے ریلوے کا کام سنبھال رکھا ہے۔ کسی جگہ مکمل سٹرائک ہونے نہیں دیا۔ تو بھی فاقہ مست سٹرائکرس اب تک ضد پر اڑے ہوئے ہیں وہ ضرور نقصان اُٹھائینگے۔ پبلک کے بااثر اصحاب کو چاہیے کہ وہ سٹرائکرس کو سمجھا کر ان کے کام پر بھجوا دیں۔ ورنہ اندیشہ ہے کہ سٹرائکرس نقصان اُٹھائینگے۔ خود قصوروار ہو کر اہل حکومت کا ایسے اوچھے ہتھیاروں سے مقابلہ کرنا کسی حق پسند کی توجہ کو اپنی طرف مائل نہیں کر سکتا۔ نہ ایسی روش کو حق بجانب قرار دیا جا سکتا ہو ہمدردان سٹرائکرس اگر پبلک کے بااثر اصحاب کے مشورہ سے کام کریں تو زیادہ بہتر ہو

ڈاکٹر اور مسز لوکس کی امریکہ کو روانگی کا الوداعی جلسہ

ڈاکٹر ای۔ ڈی لوکس پرنسپل فورمن کرسچن کالج لاہور اپنے اہل و عیال سمیت ۱۱ مئی ۱۹۲۵ء کے روز امریکہ تشریف لے جانے والے تھے۔ اس وجہ سے ۹ مئی کے روز شام کے ساڑھے چھ بجے لاہور کے مسیحیوں کی طرف سے نولکھا چرچ لاہور کے گرجا کے احاطہ میں الوداعی جلسہ زیر صدارت رائے بہادر پی۔ این۔ دت صاحب فراہم ہوا جس میں لاہور کے کثیر مسیحی فراہم تھے۔ مسٹر کے ایل رلیا رام صاحب نے ڈاکٹر اور مسز لوکس صاحب کی خدمات کا ذکر مؤثر طریق پر کیا۔ جس کا جواب صاحب موصوف نے نہایت خندہ پیشانی سے دیا۔ پادری دینا ناتھ صاحب نے دعا کے ساتھ جلسہ کو ختم کیا۔ آخر ۱۱ مئی کی شام کو بمبئی میل سے ڈاکٹر اور مسز لوکس امریکہ کو روانہ ہو گئے۔ ہماری دعا ہے کہ خدا آپ کو خیر و عافیت سے منزل مقصود پر پہنچائے اور پھر پنجاب میں واپس لائے کہ یہاں پھر مسیحی خدمت میں شریک ہوں۔

سرکاری اعلان

یہ بات گورنمنٹ کی آگاہی میں آئی ہے کہ بعض اخبارات میں ایک اشتہار کسی ہندوستانی ریاست کی منظوری سے لاٹری کے متعلق شائع ہوا ہے۔ لیکن گورنمنٹ ہند کی منظوری اسکی بابت نہیں لی گئی۔ اس لئے گورنمنٹ نے پریس کو اس بات کے لئے متنبہ کیا ہے کہ گورنمنٹ کے علاقہ میں ایسے اشتہارات کا شائع کرنا جو لاٹری کے متعلق ہیں تعزیرات ہند کے دفعہ ۱۲۹۴ کے خلاف ہے۔

سیالکوٹ چھاؤنی کے سکاچ مشن مڈل سکول کے طلباء کو انعامات

مورخہ ۱۵ اپریل جمعہ کے روز سکاچ مشن مڈل سکول کے طلباء کو ۶ بجے شام سکول کے احاطہ میں بدست جناب کرنیل کمانڈینٹ سی۔ آر۔ بار بورڈ سی۔ ایم۔ جی۔ ڈی۔ ایس۔ او۔ جی۔ او۔ سی صاحب بہادر انعام تقسیم کئے گئے۔ ہم بھی انعام پانے والے طلباء کو اور ہیڈ ماسٹر صاحب کو مبارکباد کہتے ہیں۔

افسران ریل کی اطلاعات

سے پایا جاتا ہے کہ انہوں نے این ڈبلیو۔ ریلوے کے سٹرائک پر قبضہ حاصل کر لیا ہے۔ ۲۷ اپریل سے تا حال تمام جگہ سٹرائک ہونے کے خطرہ کو روک لیا ہے۔ جن جن جگہوں میں سٹرائک شروع ہوا تھا وہاں قریباً کام ہو چکا ہے۔ ریلوے ٹرین اب تک باقاعدہ چل رہی ہیں۔ سٹرائکرس ہر جگہ دوبارہ بھرتی ہو رہے ہیں۔ جو اب تک کام سے غیر حاضر ہیں اُن کی غیر حاضری ریلوے پر غیر مؤثر ہے۔ یہ ۸ مئی ۱۹۲۵ء تک کی خبروں کا خلاصہ ہے۔

یاد رفتگان

ہم نہایت افسوس کے ساتھ خبر دیتے ہیں کہ ۷ مئی کے روز مسٹر ڈلوڈ ریلوے گارڈ کی لڑکی عمر ۱۵ ماہ اس جہان

فانی سے گذر گئی ۸ مئی کے روز قریباً بجے صبح دفنائی گئی۔ والدین کو اس بچہ کی جدائی سے سخت صدمہ ہوا ہے۔ خدا اُن کو صبر و تسلی عطا فرمائے۔

نمبر ۲۸۴۔ مورخہ ۸ مئی ۱۹۲۵ء

جناب ایڈیٹر صاحب تسلیم۔

براہ مہربانی مفصلہ ذیل اطلاع اپنے اخبار کی آئندہ اشاعت میں درج فرما کر ممنون فرمادیں۔ سکھ گوردوارہ بل پر غور کرنے کے لئے منتخب کمیٹی کا اجلاس ۱۸ مئی ۱۹۲۵ء کو بمقام شملہ شروع ہوگا۔ ان حضرات سے جو مسودہ قانون سے دلچسپی رکھتے ہیں اور کوئی ترمیمیں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ درخواست ہے کہ وہ اپنی تجاویز و ترمیمات جناب سکریٹری صاحب گورنمنٹ پنجاب (صیغہ جات متفرقہ) مقیم شملہ کی خدمت میں فی الفور روانہ کردیں۔ ایسی ترمیمات صاحب موصوف کے پاس ۱۶ مئی تک پہنچ جانی چاہئیں

آپ کا صادق

کرتا کشن۔ سپرنٹنڈنٹ (برائے)

ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات پنجاب

خبریں

مہاتما گاندھی کو اب کانگرس کو چھوڑ دینا چاہیئے۔

اگرچہ اُن کا مقصد نیک تھا۔ لیکن اُنہوں نے کانگرس کو ہلاک کر دیا۔

آئندہ کانگرس کو ممبری کے لئے سوت کاتنے کی شرح منسوخ کرکے سابقہ ۴ر چندہ کی شرط بحال کر دینی چاہیئے

(بندے ماترم) ۱۵/۵/۲۵

ضلع شیخوپورہ کا ایک مسلمان ناظر ۱۲ اپریل سے تقریباً ۱۷ ہزار روپیہ گورنمنٹ کا لیکر فرار ہوگیا ہے اور اس کا آجتک کوئی پتہ نہیں چلا۔

(بندے ماترم)

لاہور ۱۲ مئی۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کا ایک اعلان مظہر ہے کہ جنمیں جو آدمی کام سے غیر حاضر ہوگئے تھے۔ اُنہوں نے ۱۱ مئی کو دوبارہ کام کرنا منظور کرلیا اور ۱۳ مئی کو جاری کردہ ہدایات کے مطابق انہی سے اکثر دوبارہ ملازم رکھ لیا گیا۔ دیگر مقامات میں بھی غیر حاضر ہونے والے آدمیوں کو دوبارہ ملازم رکھا جارہا ہے اور مستری لوگ کافی تعداد میں دوبارہ بھرتی کے لئے اپنے آپ کو پیش کررہے ہیں۔

(رر)

ذات پات توڑک منڈل لاہور۔ منڈل کی ایک بیٹھک ۱۰۔۱۱ جیٹھ سمت ۱۹۸۲ مطابق ۲۳۔۲۴ مئی سنیچروار اور آیت وار کو موہن لال روڈ پر شری بھائی پرمانند جی کے مکان میں ہوگی۔ اس میں منڈل کے مقاصد کے پرچار کے لئے ایک ایڈیشنک رکھنے اور دفتر کے لئے مکان لینے اور دیگر ضروری باتوں پر وچار ہوگا بہت ممبروں سے پرارتھنا ہے کہ وہ بالضرور درشن دینے کی کرپا کریں۔

(رر)

چٹاگانگ ۵ مئی۔ برما آئیل کمپنی کو شک ہوا تھا کہ چٹاگانگ کے نزدیک تیل کی کان ہے۔ چنانچہ جگہ کا سراغ ملگیا ہے۔ اور کمپنی نے کھدائی شروع کر دی ہے۔

(رر)

لنڈن ۱۰ مئی۔ وزیر اعظم فرانس نے اعلان کیا ہے کہ ریفیوں کے خلاف وسیع پیمانہ پر حملہ کیا جائیگا۔

(رر)

لنڈن ۱ مئی۔ مسٹر ٹراٹسکی نے ماسکو واپس آتے ہی اعلان کیا ہے کہ میں سوویٹ (پنچایت) سسٹم اور مزدوروں کی حکومت الاطلاق کے حق میں ہوں اور چاہتا ہوں کہ ممالک غیر کے ساتھ تجارت کا حکومت کو اجارہ حاصل ہو

(رر)

لنڈن ۱ مئی۔ ٹائمز نے اپنے ریگا کے نامہ نگار کا خط شائع کیا ہے۔ جس میں درج ہے کہ جنرل کمینف سرخ فوج کے افسر اعلےٰ نے اپیل شائع کی ہے۔ کہ ہر جگہ رائفل کلب بنائے جائیں تاکہ مغربی یورپ کے فوجی انسٹی ٹیوشنوں کا مقابلہ کیا جائے۔

(رر)

پیرس ۸ مئی آلیس پٹاش ماینرز ایسوسی ایشن نے اعلان کیا ہے کہ اس کاروبار کے بارے میں فرانس اور جرمنی میں ایک ایسا سمجھوتہ ہوگیا ہے۔ جس سے دنیا کی باقی قوموں کی دست برد سے اُن کے حقوق محفوظ ہوجانے کی پوری پوری امید ہے۔

(رر)

بمبئی ۱۱ مئی۔ دیدار کو مسٹر شاستری مسٹر مانٹیگو کے مجسمہ کی نقاب کشائی کرینگے۔ کہ جو پبلک چندہ سے چرچ گیٹ ریلوے سٹیشن کے نزدیک ایک نمایاں جگہ پر نصب کیا گیا ہے۔

(رر)

ہندوستانی مسیحی جماعت کا واحد ترجمان، صداقت حقانیت کا آزاد داعی اور کلیسیا کا سچا خادم۔ زندگی بلا تخصیص تمام مسیحیوں کو مسیحی زندگی بسر کرنے کی دعوت دیتا ہے

بت این میکدہ و دعوتِ عام است اینجا
قسمتِ بادہ باندازۂ جام است اینجا

مسیحی جماعتوں سے درخواست ہے کہ اس اخبار کو ضرور ملاحظہ فرمائیں۔ اس کے مضامین مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے یکساں مفید ہونگے۔

قیمت سالانہ ہے ہشت شاہی عہ

نمونہ کے لئے ۱/ کے ٹکٹ ارسال فرمایئے۔

المشتہر مینیجر اخبار زندگی دہلی

اضافہ آبیانہ میں اور ستر لاکھ کی تخفیف

فیس داخلخارج میں تین لاکھ کی کمی

ان اقتصادی حالات کی وجہ سے جو بعد از جنگ ہندوستان میں نمودار ہوئے۔ حکومت پنجاب میزانیہ (بجٹ) کی حالت نہ صرف غیر مستقیم و غیر مستقل ہوگئی بلکہ مسلسل کئی سال سے حکومت مقروض چلی آرہی تھی محکمہ خزانہ کے ماہرین کو تمام ملکی اور انتظامی نشیب و فراز کو سوچنے کے بعد بالآخر امسال کے یعنی ۱۹۲۵-۲۶ء کے میزانیہ کو صحیح معیار پر قائم کرنے کے لئے اس تجویز پر اتفاق کرنا پڑا کہ آمدنی کی کمی کو آبیانہ میں اضافہ کرکے پورا کیا جائے۔ یہ اضافہ ابتداً ایک ۷۵ لاکھ روپیہ تھا۔ تمام قسم کے شہری اور دیہاتی محصولوں پر حکومت نہایت عمیق غور کر چکی تھی۔ کونسل کے پہلے اجلاسوں میں صریح اشارے کئے جا چکے تھے کہ اگر اور کوئی صورت بن نہ آئی تو سوائے اس کے کوئی چارہ نہ رہیگا کہ آبیانہ میں اضافہ کیا جائے۔ اس اضافہ کا اثر شہری آبادیوں پر زیادہ ہو سکتا تھا اور ہوا۔ حکومت نے جن وجوہ و اسباب کی بنا پر اس اضافہ کو معقول اور اپنے آپ کو حق بجانب سمجھا۔ اُن کی توضیح کسی طریق پر کر دی گئی۔ اس اضافہ کے اعلان سے زمینداروں کو طبعاً چونکنا ہونا تھا۔ اور وہ ہوئے محکمہ خزانہ نے دوبارہ اپنے وسائل آمد و صرف پر گہرا غور کیا۔ مزید کانٹ چھانٹ سے معلوم ہوا کہ آمدنی میں ۷۵ لاکھ کی بجائے ۵۰ لاکھ کی کمی رہتی ہے ہز اکسیلنسی گورنر صاحب بہادر نے فوراً ۲۵ لاکھ کی معافی کا اعلان کر دیا۔ اور اب کل اضافہ ۵۰ لاکھ رہ گیا۔

زمینداروں نے احتجاج جاری رکھا۔ گذشتہ بجٹ کے موقع پر کونسل میں موافق و مخالف تمام تقریریں ہوئیں۔ اراکین حکومت نے ہر معقول و مدلل عذر کی بنا پر اپنے آپ کو حق بجانب ثابت کرنے کی کوشش کی۔ مخالفین نے بھی حتی الوسع پر زور دلائل پیش کئے۔ بات اس بات پر آٹھہری کہ سرجان مینارڈ نے اس امر کا یقین دلایا کہ مقامی حکومت ہر ممکن کوشش سے حکومت ہند پر زور ڈالیگی کہ ۷۵ لاکھ کی اس سالانہ رقم سے جو حکومت پنجاب حکومت ہند کو ہمیشہ ادا کرتی ہے ایک معقول رقم کی کمی کر دیجائے تاکہ اس بار سے قدرے سبکدوش موجودہ محاصل کو کم کیا جا سکے۔ اور اگر کچھ رقم کا معاف کرنا حکومت ہند نے تسلیم کر لیا تو تمام محاصل پر دوبارہ غور کرنے کے ساتھ اضافہ آبیانہ کے مسئلہ کو بھی دوبارہ سوچا جائیگا۔

اعلان اس قسم کا تھا کہ گورنمنٹ فرو رہی آبیانہ کو معاف کر دیگی یا اس میں کمی کرنے پر مجبور ہوگی ایک مشروط سا وعدہ تھا جس کے ایفا کے لئے اسی وقت سے کوشش شروع کر دی گئی۔

اس بحث کو ابھی ختم ہوئے ڈیڑھ ماہ گذرا ہوگا اور موجودہ اجلاس کونسل کے پہلے ہی روز یعنی یکم مئی کو سرجان مینارڈ نے اعلان بھی کر دیا ہے۔ کہ حکومت ہند نے اکسٹھ لاکھ روپے سالانہ کی رقم معاف کرنا منظور کی ہے۔ اور اس بنا پر ہم نے بھی میزانیہ ۱۹۲۵-۲۶ء کے محاصل میں ۲۰ لاکھ کی تخفیف کر دی ہے۔ اس بیس لاکھ میں سے سترہ لاکھ کی کمی تو اضافہ آبیانہ میں ہوگی۔ اور باقی تخمیناً تین لاکھ فیس انتقالات میں سے کم کیا جائیگا۔ تاکہ اس فیس کی شرح کو تو اپنی پہلی حالت پر لایا جا سکے۔ اس تخفیف کا فائدہ بھی زیادہ تر زمینداروں ہی کو ہوگا۔

یہ بھی اعلان کیا کہ محصول میں ابھی اور بھی کسی قدر تخفیف ممکن ہو جو عنقریب کی جائیگی لیکن تجارت پیشہ لوگوں کے حق میں ہوگی۔ کیونکہ حکومت کا ارادہ ہے کہ یہ تخفیف اس محصول میں کی جائے جو تجارتی کاروبار کی موٹر لاریوں پر عائد کیا جاتا ہے۔

حکومت نے اس تمام حساب و کتاب اور آمد و خرچ کے متعلق جس کی بنا پر اس بیس لاکھ کی معافی کا اعلان کیا ہے۔ ایک تفصیلی یادداشت شائع کی ہے۔ جو اخبارات میں بغرض اشاعت بھیج دی گئی ہے۔ حکومت ہند نے اکسٹھ لاکھ روپیہ معاف کیا۔ اور مقامی حکومت نے بیس لاکھ۔ اس کی توجیہ و علت نہایت معقول طریق پر اور بڑی لمبی چوڑی شرح و بسط کے ساتھ شائع شدہ یادداشت میں بیان کر دی گئی ہے۔ اخبارات سے امید کی جاتی ہے

کہ اس یادداشت کو مکمل شائع کریں۔ تاکہ پبلک محکمہ خزانہ کے طریق کار اور تجاویز انتظامیہ سے بے خبر رہے۔

ضرورت

ایک تجربہ کار تعلیم یافتہ لیڈی کی جو کہ انگریزی میں بھی اچھی قابلیت رکھتی ہو۔ زنانہ مشنری کام کے واسطے جو کہ زیر نگرانی مشنری انچارج ہوگا ضرورت ہے تنخواہ وغیرہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔ درخواستیں معہ نقول سارٹیفکیٹ اصل یا نقل بنام پادری جے۔ بی۔ فرنیک صاحب مشنری انچارج ایس۔ پی۔ جی مشن رڑکی آنی چاہئیں۔

المشتہر پادری جے۔ بی۔ فرنیک۔ ایس پی جی مشن رڑکی ضلع سہارنپور

نوٹس

میری بیوی کو عرصہ دس برس کا ہو گیا ہے کہ مجھ سے جدا ہے۔ جس کا نام لکیو دختر خیمہ ہے۔ جو بیکانیر اسکول دہلی کی رہنے والی ہے۔ وہ لاپتہ ہے۔ نہ مر گئی ہے یا زندہ ہے۔ سو کمترین کی عرض ہے کہ اگر کسی صاحب کو پتہ ہو کر وہ کہاں پر ہے۔ مر گئی ہے یا غیر مذہب ہو گئی ہے۔ یا شادی کر لی ہے وہ مجھے خبر دیوے۔ چونکہ بندہ ابھی تک بلا شادی کے بیٹھا ہے اور اپنی شادی کا انتظام کرنا چاہتا ہے۔ سو جو صاحب بذریعہ نورافشاں مجھے اطلاع دینگے میں اُن کا نہایت شکر گذار رہونگا۔

بی۔ ٹامس خیاط بستی محلہ رڑکی
ضلع سہارنپور

نور افشاں کی توسیع اشاعت میں سرگرم کوشش کیجئے۔

اطلاع

حکومت ہند نے اپنے ایک سرکاری اعلان مورخہ ۱۶ اپریل ۱۹۲۵ء میں حسب ذیل اطلاع شائع کی ہے:۔

اغلب ہے کہ اس اجلاس کے اختتام پر جو آئندہ موسم خزاں میں منعقد ہوگا موجودہ کونسل آف سٹیٹ کو منتشر کر دیا جائیگا۔ اور اس سے تھوڑے عرصہ بعد کونسل مذکور کا جدید عام انتخاب عمل میں لایا جائیگا۔ بمبئی چیمبر آف کامرس کے حلقہ انتخاب اور صوبہ بمبئی کے حلقہ ہائے انتخاب کے لئے نئے الکٹرل رولوں کو تیار کرنے کے احکام صادر کر دئے گئے ہیں باقیانندہ حلقوں کے لئے نئے الکٹرل رول تیار نہیں ہونگے۔ مگر جو لوگ چاہیں وہ اس امر کی درخواست کر سکتے ہیں کہ کونسل آف سٹیٹ کے قواعد انتخاب کے قاعدہ نمبر ۹ (زیر قاعدہ نمبر ۶) کے ماتحت موجودہ فہرست رائے دہندگان کی ترمیم کیلئے حضور وائسرائے سے حکم حاصل کیا جائے۔

پنجاب میں کونسل آف سٹیٹ کے حلقہائے انتخاب کا موجودہ الکٹرل رول ۱۸ دسمبر ۱۹۲۳ء کے پنجاب گورنمنٹ گزٹ کی غیر معمولی اشاعت میں شائع کیا گیا تھا۔ وہ حضرات جو کونسل آف سٹیٹ کے قواعد انتخاب کے قاعدہ نمبر ۹ (زیر قاعدہ نمبر ۶) کی اغراض کے مطابق مذکورہ بالا الکٹرل رول میں کوئی ترمیم تجویز کرنا چاہتے ہیں انہیں چاہئے کہ صاحب سکرٹری گورنمنٹ پنجاب (محکمہ ہائے منتقلہ) لاہور کے پاس جنہیں ایسی درخواستوں کے موصول کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ اپنی ترمیمیں ارسال کر دیں۔

دستخط مظفر خاں
ڈائرکٹر۔ انفورمیشن بیورو پنجاب۔
مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۲۵ء لاہور

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے اور شہر سے تقریباً ایک میل باہر ایک پرفضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے۔ اسکے متعلق ہوادار بورڈنگ ہاؤس۔ خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان۔ لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع تالاب اور عبادت کے لئے گرجا گھر جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں چند لڑکوں کے داخل ہونیکی گنجائش ہے۔ لہٰذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔

المشتہر۔ پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

بوئنگ کرسچن ہائی سکول لودھیانہ

یہ بورڈنگ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے بہت عرصے سے جاری ہے۔

مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلےٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۲۵ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔ شرح خرچ خوراک لوئر پرائمری میں فی طالب علم پانچ روپیہ اور اپر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے کلاس فیس سرکاری کا ۳/۴ ہے متفرق اخراجات کے لئے ۸؍ ماہوار فی طالب علم۔ کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔

اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی الماری بھی تیار ہوتا ہے علاوہ ازیں جرکٹا ۱عہ سے ۸ لعہ تک گرد کونول عہ سے ۸عہ تک دیگر حالات پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔